احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029   C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

پیر 8 مارچ 2004ء، 16 محرم 1425 ہجری - 8 امان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 51

بتَرس از آہِ مظلوماں

آنحضرت ﷺ ایک دفعہ خانہ کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے کہ بعض مخالفین نے اونٹ کی اوجھڑی لاکر حالت سجدہ میں آپ پر ڈال دی۔ نماز کے بعد رسول اللہؐ نے ان کے نام لے کر بددعا کی اور یہ سارے لوگ جنگ بدر میں قتل کئے گئے اور ان کی لاشیں گرمی کی وجہ سے متعفن ہوگئی تھیں۔ ان میں ابوجہل، عتبہ، شیبہ، امیہ اور عقبہ شامل تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب الدعاء علی المشرکین حدیث نمبر 2717 و کتاب المغازی باب دعاء النبی علی کفار حدیث نمبر 3665)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک شخص ڈوئی نام امریکہ کا رہنے والا تھا اس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا۔ اور (۔) سخت دشمن تھا اس کا خیال تھا کہ میں (۔) بیخ کنی کروں گا۔ حضرت عیسیٰ کو خدا مانتا تھا۔ میں نے اس کی طرف لکھا تھا کہ میرے ساتھ مباہلہ کرے اور ساتھ اس کے یہ بھی لکھا کہ اگر وہ مباہلہ نہیں کرے گا تب بھی خدا اس کو تباہ کردے گا۔ چنانچہ یہ پیشگوئی امریکہ کے کئی اخباروں میں شائع کی گئی اور اپنے انگریزی رسالہ میں بھی شائع کی گئی۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 226)

میرے مباہلہ کا مضمون اس کے مقابل پر امریکہ کے بڑے بڑے نامی اخباروں نے جو روزانہ ہیں شائع کردیا اور تمام امریکہ اور یورپ میں مشہور کردیا۔ اور پھر اس عام اشاعت کے بعد جس ہلاکت اور تباہی کی اس کی نسبت پیشگوئی میں خبر دی گئی تھی وہ ایسی صفائی سے پوری ہوئی کہ جس سے بڑھ کر اکمل اور اتم طور پر ظہور میں آنا متصور نہیں ہوسکتا۔ اس کی زندگی کے ہر ایک پہلو پر آفت پڑی۔ اس کا خائن ہونا ثابت ہوا اور وہ شراب کو اپنی تعلیم میں حرام قرار دیتا تھا۔ مگر اس کا شرابخوار ہونا ثابت ہوگیا۔ اور وہ اس اپنے آباد کردہ شہر صیحون سے بڑی حسرت کے ساتھ نکالا گیا جس کو اس نے کئی لاکھ روپیہ خرچ کرکے آباد کیا تھا اور نیز سات کروڑ نقد روپیہ سے جو اس کے قبضہ میں تھا اس کو جواب دیا گیا۔ اور اس کی بیوی اور اس کا بیٹا اس کے دشمن ہوگئے اور اس کے باپ نے اشتہار دیا کہ وہ ولدالزنا ہے۔ پس اس طرح پر وہ قوم میں ولدالزنا ثابت ہوا۔ اور یہ دعویٰ کہ میں بیماروں کو معجزہ سے اچھا کرتا ہوں۔ یہ تمام لاف وگزاف اس کی محض جھوٹی ثابت ہوئی اور ہر ایک ذلت اس کو نصیب ہوئی۔ اور آخر کار اس پر فالج گرا اور ایک تختہ کی طرح چند آدمی اس کو اٹھا کر لے جاتے رہے اور پھر بہت غموں کے باعث پاگل ہوگیا اور حواس بجا نہ رہے اور یہ دعویٰ اس کا کہ میری ابھی بڑی عمر ہے اور میں روز بروز جوان ہوتا جاتا ہوں اور لوگ بڈھے ہوتے جاتے ہیں محض فریب ثابت ہوا۔ آخر کار مارچ 1907ء کے پہلے ہفتہ میں ہی بڑی حسرت اور درد اور دکھ کے ساتھ مرگیا۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 512)

سو سال قبل 1904ء

مقدمہ کرم دین کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود کے وکیل نے 8'9 مارچ کو بحث کرکے یہ ثابت کیا کہ یہ مقدمہ ہمارے خلاف نہیں چل سکتا۔

23 مارچ کے پروگرام

امراء اضلاع۔ صدر صاحبان اور مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ 23 مارچ کی مناسبت سے جماعتوں میں پروگرام منعقد کرکے احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں۔ اور اپنی رپورٹ بھجواکر ممنون فرماویں۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

نماز جنازہ حاضر وغائب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 فروری 2004ء کو بیت الفضل لندن میں درج ذیل احباب وخواتین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم میاں منصور احمد خان صاحب آف ہیئر

مکرم میاں منصور احمد خان صاحب مورخہ 14 فروری کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹے اور 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

مکرمہ سیدہ رضیہ شیریں صاحبہ (اہلیہ بریگیڈیئر سید ضیاء الحسن صاحب) مکرمہ سیدہ رضیہ شیریں صاحبہ 10 فروری 2004ء کو راولپنڈی میں بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پاگئیں۔ آپ نہایت نیک، خلیق، دعاگو اور متقی خاتون تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹی اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

باقی صفحہ 8 پر

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

113

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

نصاریٰ کو تبلیغ

سرزمین عرب میں موجود کوئی مذہب ایسا نہ تھا جس پر آنحضرتؐ نے اتمام حجت نہ فرمائی ہو۔ نجران کے عیسائیوں کو بھی آپ نے تبلیغ کی۔ آغاز اسلام میں نجران میں چھوٹی سی خودمختار عیسائی ریاست قائم تھی جسے قیصر روم کی سرپرستی حاصل تھی۔ اہل نجران کو رسول اللہؐ کے دعویٰ کی اطلاع مکی دور میں مہاجرین حبشہ کے ذریعہ ہو چکی تھی۔ چنانچہ ان کا چوبیس افراد پر مشتمل پہلا وفد 10 نبوی میں مکے آیا۔ انہوں نے رسول اللہؐ کی تبلیغ سن کر اسلام قبول کر لیا۔

(السیرۃ المحمدیہ از مولوی کرامت علی دھلوی باب وفد نجران)

فضل الٰہی حاصل کرنے کا عمدہ ذریعہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

جو خدا کی گمشدہ مخلوق کو خدا تعالیٰ کے پاس لاتا ہے خدا تعالیٰ ضرور اسے بڑے بڑے انعام دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تشریح ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی سفر پر چلتے وقت بیان فرمائی آپؐ نے فرمایا کہ اگر ایک روح بھی تیرے ذریعہ سے ہدایت پا جائے گی تو دنیا و مافیہا کی سب نعمتوں سے بہتر ہوگا۔ دنیا کی نعمتیں تو محدود اور ایک خاص وقت تک ہی ہیں۔ لیکن جب خدا تم سے راضی ہو جائے گا تو یقیناً غیر محدود نعمتیں غیر محدود زمانہ تک تمہیں ملیں گی جو خدا کی تعلیم سے بھاگنے والوں کو واپس خدا کی طرف لائیں گے خدا تعالیٰ یقیناً ان کو کامیاب اور مظفر و منصور کرے گا وہ کبھی ناکام و نامراد نہیں ہوں گے۔ اس کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے یہ ایک عمدہ ذریعہ ہے۔

(خطبات محمود جلد 5۔ ص19)

خدا نے رہبری کی

ڈاکٹر عمر الدین صاحب ولد محمد بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اپنی قبول احمدیت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں: میں 28 جولائی 1879ء میں پیدا ہوا اور بیعت حضرت مسیح موعود 30 جون 1905ء کو کی۔ جماعت احمدیہ نیروبی کا پریذیڈنٹ اکتوبر 1924ء سے دو سال تک رہا۔ میں اس ملک میں 1900ء فروری میں ڈاکٹر رحمت علی صاحب صوفی نبی بخش صاحب اکاؤنٹنٹ کے زمانہ میں آیا۔ ڈاکٹر رحمت علی صاحب کے اخلاق فاضلہ۔ شفقت اور ہمدردی کو دیکھ کر کثرت سے لوگ سلسلہ حقہ احمدیہ میں شامل ہوتے دیکھے یہی پہلا موقعہ تھا جب اس ہادی زمانہ کے پیغام کی آواز میرے کانوں نے سنی۔

میں نے قسمت کے مقدمہ کو بارگاہ ایزدی میں پیش کر دیا اور نہایت تضرع، ہمت اور استقلال سے ہر روز تہجد میں دعا مانگنی شروع کر دی کہ اے میرے پیارے رب اور غیب کے جاننے والے خدا میری فریاد سن اور میری رہبری کر اور مجھے اس راستہ پر چلا جو تیری نظر میں صحیح ہو۔ تاکہ میں کہیں راہ ہدایت سے دور نہ پھینکا جاؤں کیونکہ میں خود تو عاجز کمزور گنہگار اور کم علم ہوں وغیرہ وغیرہ۔ پس میرے مولا نے میری فریاد سن لی اور سچی خوابوں کا سلسلہ شروع ہو گیا پھر مجھے نہایت صفائی سے دو خوابیں دکھلائی گئیں جن کی بناء پر میں نے کریگوسٹیشن سے جو کسمو ضلع میں واقع ہے اور جرمن ایسٹ افریقہ کی سرحد پر ہے اور جہاں کے ہسپتال کا میں انچارج تھا۔ مورخہ 30 جون 1905ء بذریعہ خط بیعت کی۔ پھر کیا تھا عبادت میں وہ لطف آنا شروع ہوا جو میرے وہم و گمان میں نہ تھا کیونکہ فرشتوں کے نزول کا پاک زمانہ تھا اور ہر ڈاک میں پیارے مسیح موعود پر تازی وحی ہوتی اور پوری ہوتی سنی جاتی تھی۔ اور دل ہر وقت حضرت اقدس کی ملاقات کے لئے تڑپتا رہتا تھا۔ اور حد سے بڑھ کر بے قراری بڑھنی شروع ہو گئی۔ خدا خدا کر کے میری رخصت کا وقت قریب پہنچا۔ خدا نے میرے پیارے مسیح کے نذرانہ کی تحریک میرے دل میں ڈالی۔ میں نے چار شتر مرغ کے انڈے لے جانے کیلئے دل میں فیصلہ کیا مجھے ان کے حاصل کرنے اور پرمٹ لینے کے لئے جرمن پورٹ سے کوشش کرنی پڑی کیونکہ ایسٹ افریقہ سے اجازت نہ دی جاتی تھی۔

(رجسٹر روایات نمبر 1 صفحہ 178، 179)

دعائیں اور نیک نمونہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

قلوب کو انہی ذرائع سے فتح کرو جو خدا نے بتائے ہیں اور اس تلوار سے دشمن کو فتح کرو جو براہین۔ دلیل۔ نیکی اور صداقت اور راستبازی و خوش خلقی کی تلوار ہے۔ (۔) ہماری تلواریں دعائیں ہیں۔ نیک نمونہ ہے۔

(خطبات محمود جلد 15 ص8)

ہائیکنگ ایسوسی ایشن مجلس صحت اور ایڈونچر کلب پاکستان کے زیر اہتمام

ربوہ میں کے ٹو کی گولڈن جوبلی تقریب

پاکستان کی سب سے بلند اور دنیا کی دوسری بلند چوٹی کے ٹو کو سب سے پہلے 1954ء میں سر کیا گیا اور 2004ء میں کے ٹو کو سر کرنے کے پچاس سال پورے ہو چکے ہیں۔ کے ٹو کی گولڈن جوبلی کی پاکستان میں سب سے پہلی تقریب ہائیکنگ ایسوسی ایشن مجلس صحت ربوہ اور ایڈونچر کلب پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ 29 فروری 2004ء کو صبح ساڑھے گیارہ بجے مجلس انصار اللہ پاکستان کے بالائی ہال میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمانان خصوصی اسلام آباد سے تشریف لانے والے کے ٹو کی چوٹی کو سر کرنے والے پہلے کوہ پیما جناب اشرف امان صاحب اور معروف کوہ پیما کرنل شیر خان تھے۔ اور اس تقریب کی صدارت مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف نے کی جو اپنے دور میں معروف ہائیکر بھی رہے ہیں۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب صدر ہائیکنگ ایسوسی ایشن مجلس صحت نے اس تقریب اور مجلس صحت کے شعبہ ہائیکنگ کا تعارف پیش کیا۔ اس موقع پر سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم طاہر عمران صاحب صدر ایڈونچر کلب پاکستان نے سرانجام دیئے۔

اس تقریب میں مختلف احباب نے اظہار خیال پیش کیا۔ مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب صدر مجلس صحت نے مجلس صحت کا تعارف کرایا جس میں انہوں نے بتایا کہ مجلس صحت 25 سال سے کام کر رہی ہے، اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے رکھی تھی۔ اس مجلس میں فٹ بال، والی بال، کرکٹ، اتھلیٹکس اور ہائیکنگ سمیت کئی کھیلیں شامل ہیں۔ مجلس صحت کے قائم کرنے کا مقصد ایسا کلچر پیدا کرنا ہے جس میں کھلاڑی اپنی صحت کے ساتھ ساتھ اخلاق پر بھی توجہ دیں اور دوسروں کی قیادت کریں۔ آرمی برن ہال کالج ایبٹ آباد کے استاد مکرم میر افتخار صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب استاد نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ نے شعبہ سپورٹس اکیڈمی کا تعارف کرایا۔ مکرم ندیم خان صاحب آف پشاور حال کراچی نے شعبہ سیاحت کے بارے میں خیالات کا اظہار کیا۔ مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن نے ہائیکنگ کے بارے میں اظہار خیال کیا۔

پاکستان اور بیرون پاکستان شہرت یافتہ کوہ پیما جناب کرنل شیر خان نے کوہ پیمائی کے واقعات اور اپنے کارناموں کے بارے میں آگاہ کیا۔ ان کے کارناموں میں نانگا پربت، راکاپوشی، بیک شنگ گردانسر اور بیسیوں چوٹیوں کو سر کرنا ہے۔ انہوں نے نیپال میں موجود ماؤنٹ ایورسٹ کو ایک مشکل راستے سے سر کرنے کی تین کوششیں بھی کیں لیکن تیز ہواؤں اور طوفان کی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکے۔ انہوں نے 1982ء میں 8 ہزار میٹر کی دو چوٹیاں صرف 9 دنوں میں سر کر کے ایک نیا ریکارڈ بھی قائم کیا۔ انہوں نے کہا کہ کے ٹو کی گولڈن جوبلی تقریبات میں ربوہ سبقت لے گیا ہے۔ انہوں نے حاضرین کے سوالوں کے جواب دیئے اور بتایا کہ ان کا کوہ پیمائی کا 30 سال کا تجربہ ہے ان کا گاؤں وادی ہنزہ کے قریب گلمت نامی ہے جو پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے جہاں سے ان کو کوہ پیمائی کا شوق پیدا ہوا دنیا بھر میں 8 ہزار میٹر سے بلند کل 14 چوٹیاں ہیں جن میں سے 5 چوٹیاں پاکستان میں موجود ہیں اسی طرح پاکستان میں 300 ایسی چوٹیاں موجود ہیں جن کی اونچائی 7 ہزار میٹر سے زائد ہے۔ انہوں نے کہا ہمیں پہلے پاکستان کی یہ عظیم چوٹیاں سر کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ نوآموز کوہ پیماؤں کے لئے ضروری ہے کہ وہ فطرت سے محبت کرنے والے، دماغی اور جسمانی لحاظ سے مضبوط ہوں۔ جناب کرنل شیر خان نے اپنی زندگی کے بعض دلچسپ تجربات سے بھی آگاہ کیا۔

کے ٹو (Karakorum2) کو 1954ء میں پہلی مرتبہ اٹالین ٹیم نے سر کیا اس ٹیم میں ایک احمدی بزرگ کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بھی شامل تھے۔ اور دوسری مرتبہ 1977ء میں اشرف امان صاحب نے ایک پاکستانی اور جاپانی ٹیم کے ساتھ سر کیا۔ اشرف امان صاحب نے کہا ربوہ سے کے ٹو کی گولڈن جوبلی تقریبات کا آغاز ہوا ہے اس پر ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کوہ پیمائی کے شوق کی ابتداء اور K-2 سر کرنے کے تجربات و واقعات سے آگاہ کیا۔ اور کوہ پیمائی کے بارے میں بعض دلچسپ امور بھی بیان فرمائے۔

اس مجلس کے صدر مکرم چوہدری محمد علی صاحب نے K-2 کی گولڈن جوبلی کے حوالے سے شیلڈز بھی تقسیم کیں۔ دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔ جس کے بعد مہمان خواتین و حضرات کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ اس موقع پر ہائیکنگ اور کوہ پیمائی کے سلسلہ میں بعض ٹیکنیکل سامان کی نمائش بھی کی گئی۔ اس سے قبل مہمانوں کو راک کلائمبنگ اور نیزہ بازی کا مظاہرہ دکھایا گیا جس سے وہ خوب لطف اندوز ہوئے۔

(رپورٹ: ایف شمس)

اپنی صحت کا خیال رکھیں اور روزانہ ورزش کی عادت ڈالیں

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

انٹرنیٹ کا غلط استعمال ایک معاشرتی برائی بن کر سامنے آرہا ہے اس سے بچنے کی کوشش کریں

دلوں میں اللہ کی محبت پیدا کریں۔ سچ بولنے کی طرف توجہ دیں۔ عہدیداروں کا احترام کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ یوکے سے خطاب

19/اکتوبر 2003ء کو حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ یوکے کے موقع پر مستورات سے خطاب فرمایا۔ یہ اجتماع بیت الفتوح لندن سے ملحقہ طاہر ہال میں منعقد ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 36 کی تلاوت کی اور فرمایا کہ اس آیت میں ان خصوصیات کا ذکر ہے جو مومن مردوں اور عورتوں میں ہونی چاہئیں۔ اگر یہ خصوصیات پیدا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ خوشخبری دیتا ہے کہ نہ صرف مغفرت کا سلوک کرے گا بلکہ عظیم اجر سے بھی نوازے گا۔ وہ باتیں یہ ہیں کہ فرمانبرداری کرنے والی بنو، سچ بولنے والی بنو، عاجزی اختیار کرنی والی بنو، صبر کرنے والی بنو، صدقہ کرنے والی بنو، روزہ دار بنو، آنکھ، کان، منہ اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والی بنو اور اللہ کا ذکر کرنے والی بنو، اگر یہ باتیں کسی معاشرہ میں اکثریت میں پیدا ہو جائیں تو بے مثال خوبصورت معاشرہ جنم لے گا۔

حضور نے فرمایا کہ.......... ہونے میں اور مضبوط ایمان دلوں میں قائم ہونے میں بڑا فرق ہے۔ بادیہ نشین، گاؤں، دیہاتوں کے لوگ ایمان لے آتے تھے لیکن قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف اتنا کہو کہ.......... ہو چکے ہیں، ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تو اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کا خوف اور خشیت ہر وقت تمہارے ذہن میں رہے۔ تقویٰ کی باریک سے باریک راہیں ہمیشہ تمہارے مدنظر رہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اپنے بچوں کے دلوں میں بھی ایمان اس حد تک بھر دو کہ ان کا اوڑھنا بچھونا صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں بعض اخلاقی اور معاشرتی برائیوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔ مثلاً ہمسایوں سے اچھا سلوک نہ رکھنا، آپس میں مل کر کسی کا مذاق اڑانا استہزاء کرنا، ہنسی ٹھٹھا کرنا، اپنے بچوں کو بہت پیار کرنا اور دوسروں کے بچوں کو پرے دھکیلنا وغیرہ۔ آپ نے فرمایا ان سب چیزوں کو چھوڑنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو حرز جان بنانا ہوگا۔ وقت پر نماز کی ادائیگی، بڑوں کا ادب، چھوٹوں پر شفقت، اپنے عہدے داروں کی بات کو سننا اور ماننا، نظام جماعت کی پابندی، کامل اطاعت، فرمانبرداری، یہ سب کام خدا تعالیٰ کی خاطر کروگی تو مومن کہلاؤ گی۔

حضور نے فرمایا کہ بعض اوقات دلوں میں پرانی رنجشوں کو جگہ دی جاتی ہے اور ضد میں آ کر کسی عہدیدار، کسی سیکرٹری یا کسی صدر کی بات نہیں مانی جاتی تو یاد رہے کہ نظام جماعت ایک عہدیدار کی بات نہ مان کر آپ خدا اور اس کے رسول کے واضح حکم کی خلاف ورزی کر رہی ہوتی ہو۔ دعویٰ یہ ہے کہ انسانوں میں سب سے زیادہ محبت ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے تو محبت کے تقاضے اس طرح پورے نہیں ہوتے۔ محبت کرنے والے تو اپنے محبوب کی آنکھ کے اشارے کو بھی سمجھتے ہیں۔ (۔) میں کوئی عہدیدار صفیں سیدھی کرنے کو یا کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہونے کو کہتا ہے تو آپ اس کی بات نہ مان کر اس کو کچھ نقصان نہیں پہنچاتیں بلکہ اپنے درمیان شیطان کو جگہ دے رہی ہوتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بات یہیں ختم نہیں ہوگی بلکہ تمہارے بچے تمہارا عمل دیکھیں گے وہ بھی ویسا ہی کریں گے اور کسی بھی اچھی بات کہنے والے کا احترام ان کے دلوں سے اٹھ جائے گا۔ نظام جماعت کے کارکنوں اور عہدیداروں کی عزت ان کے دلوں سے ختم ہو جائے گی اور آپ کی اولادیں (۔) کی خوبصورت تعلیم سے بھی پرے ہٹنے والی ہو جائیں گی۔ نام کے احمدی رہیں گے لیکن خلافت اور نظام جماعت کا احترام کچھ نہیں رہے گا۔ حضرت مسیح موعود کے ارشادات اور آنحضرت ؐ کی تعلیم کو سرسری نظر سے دیکھنے والے ہوں گے اور ایسے بچوں کے بگڑنے کی ذمہ دار خود مائیں ہوں گی۔

حضور نے فرمایا کہ یہاں سکولوں میں بچوں کو سوال کرنا سکھایا جاتا ہے۔ سوال کرنا اچھی بات ہے اگر بچے سوال کریں تو والدین سوالوں کے جواب دیں۔ بچوں سے دوستی کا ماحول پیدا کریں، بچوں کو احساس ہو کہ ہمارے والدین ہمارے ہمدرد اور دوست ہیں۔ آپ میں خود دین کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہونا چاہئے۔ بچوں کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں، نظام کا احترام سکھانے والے ہوں۔ ایسے گھرانوں میں پلنے والے بچے جب شعور کی عمر کو پہنچیں گے اور ان کے دلوں میں مذہب کے متعلق سوال پیدا ہونے شروع ہوں گے تو قرآن و حدیث پڑھ کر، خلفاء کے خطبات سن کر، علماء سے پوچھ کر، کتابیں پڑھ کر وہ خود اپنے سوالوں کے جواب تلاش کر لیں گے۔ والدین کا بچوں کے سامنے یہ کہنا کہ اب زمانہ بدل گیا ہے، بچے بڑوں کا احترام نہیں کرتے، یہ بچوں پر ایک الزام ہے۔ حضور نے فرمایا میری مراد سولہ سترہ سال کی عمر کے لڑکے لڑکیاں ہیں۔ ایسے بچوں کو جب سمجھایا گیا تو فائدہ ہی ہوا ہے۔

پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کی طرف خاص توجہ دلائی اور فرمایا کہ یہ ایک ایسی بنیادی چیز ہے کہ اگر یہ پیدا ہو جائے تو تمام بڑی بڑی برائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ حضور نے وہ حدیث بیان فرمائی جس میں ایک عادی مجرم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور صرف جھوٹ چھوڑنے کا پختہ عہد کیا تھا۔ اور آخر ایک دن تمام برائیوں سے پاک صاف ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا کہ جھوٹ چھوڑ کر اس کی زندگی سدھر گئی تھی۔ سچ میں بڑی برکت ہے۔ سچ تمام برائیوں کو دور کر دیتا ہے۔ بعض اوقات جھوٹی وجوہات رنجشوں کا باعث بنتی ہیں۔ سچ کو سب سے زیادہ اہمیت دیں۔ سچی گواہی دیں، بچوں کو سچ بولنا سکھائیں۔ یہاں سکولوں میں سچ کی اہمیت بتائی جاتی ہے لیکن بچہ جب گھر آتا ہے تو ایسے والدین جن کو خود سچ بولنے کی عادت نہیں ہوتی وہ غیر ارادی طور پر بچوں کو جھوٹ سکھا دیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کی تعداد بے شک تھوڑی ہی ہو لیکن ہمیں یہ تھوڑی تعداد بھی برداشت نہیں۔

پھر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ صبر کرنے والی بنو، تمہارے اندر وسعت حوصلہ ہونا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ ذرا سی بات سن کر صبر کا دامن ہاتھ سے جاتا رہے اور فون پر ہی لڑائیاں شروع ہو جائیں۔ آپ حضرت مسیح موعود کی جماعت شمار ہو چکی ہیں آپ کے اخلاقی معیار بہت بلند ہونے چاہئیں۔ جانی، مالی یا کسی قسم کے نقصان پر رونا دھونا اور پیٹنا منع ہے۔ اللہ تعالیٰ خوشخبری دیتا ہے کہ صبر کرنے والوں کے لئے بڑا اجر ہے۔ پھر حضور نے عاجزی کی طرف توجہ دلائی کہ کہنے کو زبانی کہہ دیتی ہیں کہ میں بڑی عاجز ہوں لیکن غرور اور تکبر کا اس وقت پتہ چلتا ہے جب اپنے سے کمتر کسی عورت سے باتیں کر رہی ہوں۔ اس وقت عاجزی نہیں رعونت اور تکبر کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔ احمدی معاشرہ ان باتوں سے بالکل پاک صاف ہونا چاہئے۔ جتنا بڑا مقام ملے اتنا ہی نیچے جھکتے چلے جاؤ پھر خدا تمہیں اونچا کرتا چلا جائے گا۔ جس کے سلسلہ بیعت میں ہم شامل ہیں، اسے تو خدا نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ تیری عاجزانہ راہیں پسند آئیں۔ پس میں ہر احمدی کو عمومی طور پر اور عہدیداروں کو خصوصی طور پر کہتا ہوں کہ عاجزی دکھائیں اور عاجزی کو اپنے ممبران کے اندر (خواہ مرد ہوں یا عورتیں) پیدا کرنے کی خاص مہم چلائیں۔ اس خوبصورت خلق کی طرف خاص توجہ دیں اور نئے عزم کے ساتھ توجہ دیں۔ عاجزی دکھا کر لوگوں سے دعائیں لیں اور اللہ کی طرف سے مغفرت اور اجر عظیم کی بھی ضمانت لیں۔ دیکھیں خدا اپنے بندوں کی بخشش کے سامان کرتا ہے۔

پھر فرمایا کہ روزہ رکھنے والیاں بھی اللہ کے بہت قریب ہیں۔ روزہ رکھنا ثواب ہے لیکن جب پورے لوازمات کا خیال رکھا جائے۔ رمضان کا مجاہدہ اور اس کے اثرات پورے سال پر محیط ہونے چاہئیں۔ راتیں عبادت میں زندہ رہیں۔ قرآن پڑھنے، سمجھنے اور عمل کرنے کی طرف خاص توجہ ہونی چاہئے۔ پاک خیالات اور پاک زبان کا ہر وقت لحاظ ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ آج روزہ ہے اس لئے کسی سے لڑنا نہیں، چغلی نہیں کھانی، غیبت نہیں کرنی، کسی کو نقصان نہیں پہنچانا، کسی کے مال پر قبضہ نہیں کرنا، دو دلوں میں پھوٹ نہیں ڈالنی، لیکن اچھا جب روزے ختم ہوں گے پھر میں بدلہ لوں گی۔

حضور نے فرمایا کہ رمضان شروع ہونے والا ہے۔ عہد کریں کہ ہم میں سے ہر ایک نے اپنی ایک یا دو برائیاں دور کرنی ہیں۔ کوئی اس وہم میں نہ رہے کہ اس میں کوئی برائی نہیں۔ اگر کوئی اس وہم میں ہے تو اسے بہت زیادہ استغفار کی ضرورت ہے۔

پھر حضور نے فرمایا کہ شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والیاں بنو۔ اس سے مراد آنکھ، کان اور منہ وغیرہ بھی ہیں۔ کانوں سے بری باتیں نہ سنو، منہ سے بری بات نہ کرو۔ آنکھوں سے غلط قسم کے نظارے نہ دیکھو۔ حیا سوز فلمیں بھی اس زمرے میں آتی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جب ایک شخص دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے تو پھر آنکھ، ناک، کان اور منہ وغیرہ کو غیر محل پر کب استعمال کر سکتا ہے۔ جب ایک شخص اولیٰ درجہ کی نیکیوں کو محتاط طریقے سے بجا لاتا ہے تو ادنیٰ

درجے کی نیکیاں خود بخود عمل میں آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ مومنوں سے کہہ دے کہ کسی کے ستر کو آنکھ پھاڑ پھاڑ کر نہ دیکھیں اور باقی تمام فروج کی بھی حفاظت کریں۔ غلط قصے کہانیاں اور جھگڑوں کی باتیں نہ سنی جائیں۔ اگر مردوں کو نظریں نیچی رکھنے کا حکم ہے تو عورتوں کو اس کے ساتھ پردہ کا حکم بھی ہے۔ اس ملک میں یہ بہانہ بنایا جاتا ہے کہ پردہ مشکل ہے۔ یہ ایک طرح کا کمپلیکس ہے جو خداتعالیٰ کو خوش کرنے کی بجائے معاشرہ کو خوش کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ معاشرتی برائیاں ان لوگوں میں اور ان کی اولادوں میں زیادہ جنم لے رہی ہیں جو پردہ نہیں کرتیں۔ حضور نے اس بارہ میں بہت توجہ دلائی ہے اور فرمایا کہ بعض اوقات بہت بھیانک صورت حال سامنے آ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ نے انٹرنیٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ **بعض لڑکے لڑکی بن کر بات چیت کر رہے ہوتے ہیں۔ جب جماعت کا تعارف ہو جائے تو لڑکی خوش ہو جاتی ہے کہ چلو (دعوت الی اللہ) ہو رہی ہے۔ اگر آپ کی نیت صاف ہے تو دوسری طرف جو لڑکا لڑکی بن کر بیٹھا ہوا ہے آپ کو کیا پتہ کہ اس کی کیا نیت ہے۔ پھر بعض اوقات تصویروں کے تبادلے شروع ہو جاتے ہیں بعض جگہوں پر رشتے بھی ہوئے ہیں اور بھیانک نتائج سامنے ہیں۔ انٹرنیٹ ایک معاشرتی برائی بن کر سامنے آ رہا ہے۔ اگر (دعوت الی اللہ) ہی کرنی ہے تو لڑکیاں لڑکیوں ہی کو (دعوت الی اللہ) کریں، لڑکوں کو نہ کریں۔ یہ کام لڑکوں کے لئے ہی رہنے دیں۔ والدین اس بات پر نظر رکھیں کہ کھلے طور پر انٹرنیٹ کے رابطے نہیں ہونے چاہئیں۔ جو شعور کی عمر کے ہیں وہ خود بھی ہوش کریں۔ جن عورتوں نے غیر از جماعت مردوں سے شادیاں کی ہیں اب پشیمانی کا اظہار کرتی ہیں۔ بچوں کا رجحان زیادہ تر باپوں کی طرف ہوتا ہے کیونکہ وہاں آزادی زیادہ ہوتی ہے اگر کچھ بیٹیاں ماں کے زیر اثر جماعت سے کچھ نہ کچھ تعلق رکھ رہی ہوں تو شادی کے موقع پر باپ غیر از جماعت میں ہی شادی کرنا چاہتا ہے۔ بعض باپوں کے خلاف آواز اٹھاتی ہیں لیکن بعض مجبور بھی ہوتی ہیں۔** حضور انور نے نصیحت فرمائی کہ ہوش کریں ورنہ یاد رکھیں کہ احمدی ماؤں کی کوکھ سے نکلنے والے بچے آپ غیروں کی گود میں دینے والی بن رہی ہوں گی۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں بیان ہوا ہے کہ عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے اور یہ کہ موجودہ حالات میں اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو گویا بکریوں کو شیروں کے آگے رکھ دینا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والیاں بنو۔ اس میں پانچ وقت کی نمازوں کی طرف توجہ ہے۔ نمازوں کو سنوار کر، ٹھہر ٹھہر کر، غور سے ہر لفظ کو ادا کرنا۔ ذہن میں یہ بات رہے کہ ہم اللہ کے حضور حاضر ہیں اس سے مانگنے آئی ہیں۔ یہ باتیں اپنی اولادوں کے ذہنوں میں بھی ڈالیں۔ نمازوں کا اثر ذہنوں پر ہر وقت قائم رہنا چاہئے۔ ہر کام اللہ کے ذکر سے شروع کریں۔ زبانیں اللہ کے ذکر سے تر رکھی جائیں۔ درود شریف کثرت سے پڑھیں۔ خدا تک پہنچنے کا رستہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہی ہے۔ جب بچوں کو سکول کے لئے تیار کروا رہی ہوں تو ساتھ ساتھ دعائیں جاری رکھیں اس طرح بچوں کو بھی دعاؤں کی عادت ہوگی، وہ اللہ کے فضلوں کے وارث ہوں گے نیز سکول میں اور ہر جگہ آپ کی دعاؤں کے حصار میں ہوں گے۔ خاوندوں کو نمازوں کی طرف توجہ دلائیں۔ خاوند بیوی کا ایک دوسرے کو نماز کے لئے اٹھانا ثواب کا باعث ہے۔ احادیث میں اس کا ذکر ہے۔ پھر انسان کی پیدائش کا مقصد ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ دنیوی چیزیں تو عارضی ہیں، ایک دن ختم ہو جائیں گی۔ آخر ایک دن اللہ کے حضور ہی حاضر ہونا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعائیہ فقروں کے ساتھ خطاب کو ختم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان نیکیوں پر قائم فرمائے۔ آپ سب اللہ کی رضا حاصل کرنے والی ہوں۔ جماعت کی تعلیم پر عمل کرنے والی ہوں۔ جماعت کا وقار بلند کرنے والی ہوں۔ اس اجتماع میں آپ نے جو کچھ سیکھا، اللہ تعالیٰ اس پر عمل کی توفیق آپ سب کو عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کروائی۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 نومبر 2003ء)

محمد منظور احمد خان صاحب

چودھری نور محمد صاحب فاضل دھلوی ایڈووکیٹ

چودھری نور محمد فاضل دھلوی ایڈووکیٹ اسلام آباد 1932ء میں دہلی کے قرب وجوار کے ایک گاؤں میں مکرم نذیر احمد صاحب کے ہاں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی وہ خود بیان فرمایا کرتے تھے کہ سکول تک جانے کے لئے والد صاحب زاد راہ دو آنے دیا کرتے تھے پھر یہ سفر وہ سائیکل پر یا پیدل کیا کرتے تھے۔

حضرت اماں جان حرم حضرت مسیح موعود چونکہ دہلی کی رہنے والی تھیں انہیں جب اس ہونہار طالب علم کا علم ہوا کہ وہ دہلی کے قرب وجوار کا رہنے والا ہے تو اماں جان نے دست شفقت بڑھایا اور ان کی دینی اور دنیاوی تعلیم میں اعانت فرمانے لگیں۔

مرحوم بچپن ہی سے دینی شغف رکھنے والے تھے۔ اپنی دینی تعلیم کو مستحکم بنانے کے لئے 1949ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کیا اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے 1960ء میں بی اے کیا۔ ریڈر کی حیثیت سے سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں سروس کا آغاز کیا اپنے فرائض منصبی نہایت محنت اور لگن سے انجام دیتے جس کا مجسٹریٹ پر بڑا خوشگوار اثر تھا انہوں نے محسوس کیا کہ اگر یہ نوجوان L.L.B. کر لے تو ایک کامیاب وکیل بن سکتا ہے چنانچہ اس کی راہنمائی میں انہوں نے کار منصبی کے ساتھ 1966ء میں L.L.B کر کے بحیثیت وکیل پریکٹس شروع کی۔ چونکہ ذہین اور فہیم تھے تھوڑے عرصہ میں عدالتوں کے جج صاحبان ان کے شرعی استدلال پر تحسین اور آفرین سے پیش آنے لگے۔ روز افزوں دینی امور کی دسترس کے بعد وہ ایک فاضل ایڈووکیٹ کی حیثیت سے منظر عام پر آئے اور عدالتوں کے سربراہ ان سے شرعی نکات پر مشاورت کرنے لگے۔

فرمایا کرتے تھے کہ شرع کی تصریح قرآن مجید اور احادیث کے حوالہ جات انہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وابستگی سے میسر آتے ایک لمبا عرصہ لاہور ہائی کورٹ اور اس کی ماتحت عدالتوں میں اپنی وکالت کا لوہا منوایا اور عوام میں ایک ہردلعزیز وکیل کی حیثیت سے شہرت پائی۔

مرحوم ایک نڈر بے باک داعی الی اللہ تھے۔ ہر شخص کے ساتھ اپنی دلپذیر گفتگو سے کسی نہ کسی رنگ میں احمدیت کی صداقت پر اپنی بحث کو ختم کرتے تھے کیونکہ قرآن مجید اور احادیث کے برمحل حوالہ جات انہیں از بر تھے اس لئے زیر دعوت احباب پر ان کا خوش گوار اثر قائم رہتا تھا۔ ہر شخص سے آپ کے تعلقات مشفقانہ تھے اور ہر ایک کی خوشی غمی میں بلا جواز مذہب وملت شریک ہوتے تھے۔ آپ کی شادی جنوری 1955ء میں میاں غلام حسین آف مصری شاہ (لاہور) کی صاحبزادی ذکیہ بیگم سے ہوئی جو اپنے خاندان میں واحد احمدی خاتون تھیں۔ جو صحیح معنوں میں ان کی رفیقہ حیات ثابت ہوئیں۔ مرحوم کی رفاقت میں انہیں دینی شغف اور سلسلہ کی خدمات کا شرف حاصل رہا جس کے نتیجہ میں انہوں نے اپنی اولاد کی صحیح رنگ میں تربیت کی چنانچہ ان کے بیٹے محمود اکبر، محمود اصغر، عامر محمود دیار غیر میں خدمات دین بجا لا رہے ہیں۔ مرحوم نے 1949ء میں فرقان فورس میں شامل ہو کر کشمیر میں بحیثیت مجاہد خدمات سرانجام دیں جہاں جہاں قیام فرمایا جماعت کی خدمات میں پیش پیش رہے۔

مجھے مرحوم کو قریب سے دیکھنے کے مواقع میسر آئے کیوں کہ میرے بڑے بیٹے مقصود احمد خان جو جماعت اسلام آباد کے سیکرٹری وقف نو ہیں کی شادی ان کی بڑی بیٹی سے 1982ء میں ہوئی جو لجنہ اماء اللہ اسلام آباد کی ایک فعال رکن ہیں الحمدللہ۔

لاہور قیام کے دوران مرحوم شدید بیمار ہو گئے۔ ذرائع آمدنی مسدود ہو گئے تمام بچے زیر تعلیم تھے مگر اس مرد مجاہد نے کبھی کسی کے آگے دست سوال دراز نہیں کیا پھر بیٹوں نے بھی ادنیٰ سے ادنیٰ کام کو اپنا کر رزق حلال سے باپ کا کما حقہ ساتھ دیا مرحوم نے اس طویل اور اذیت ناک بیماری کے بعد باوجود جسمانی کمزوری اور نقاہت کے پیشہ وکالت کو تادم آخر اپنی آمدنی کا ذریعہ بنائے رکھا بعینہٖ

دست سوال غیر کے آگے نہ کر دراز
بہتر ہے اس سے بھوک کی سختی ہزار بار

کے مصداق تھے۔

آپ نے اپنی زندگی میں تمام بیٹوں اور بیٹیوں کی شادیاں احمدی مخلص گھرانوں میں کیں جو صاحب اولاد اور اپنے اپنے گھروں میں شاد باد ہیں۔

آپ کا دستور تھا کہ سال میں ضرور اپنے بچوں کو ملنے دیار غیر امریکہ کینیڈا جایا کرتے تھے چنانچہ 2003ء میں بھی رفیقہ حیات کے ساتھ اپنے سب سے چھوٹے بیٹے عامر محمود کے پاس مقیم تھے۔ 11 ستمبر کو رات کے کھانے کے وقت دل کا شدید دورہ پڑا جس سے جانبر نہ ہو سکے اور مالک حقیقی سے جا ملے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

کینیڈا میں حسن اتفاق سے اس روز مجلس انصار اللہ کا اجتماع تھا کینیڈا کے امیر جماعت مشنری انچارج مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور ایک کثیر تعداد میں احباب نے جنازہ میں شرکت کی۔

پھر مرحوم کا جسد خاکی براستہ لاہور اسلام آباد لایا گیا جہاں اگلے روز بیت الذکر احمدیہ اسلام آباد میں مولانا حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع نے نماز جنازہ پڑھائی۔ باوجود خرابی موسم کے احباب کی کثیر تعداد جنازہ میں شامل ہوئی۔ پھر میت بذریعہ ایمبولینس ربوہ پہنچی جہاں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر انہوں نے ہی دعا کرائی۔

دعا ہے کہ خداتعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آپ کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

بارش رحمت ہو یارب اس کے مرقد پر سدا
شمع توحید رسالت کا جو اک پروانہ تھا

طہارت، پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا بھی ایمان کا حصہ ہے۔

انسانی پیدائش کا مقصد خداتعالیٰ کی عبادت کا قیام ہے

نماز کی فرضیت، اہمیت اور فوائد

پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

اللہ تعالیٰ انسان کی پیدائش کی غرض سورۃ الذٰریٰت 57 میں بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔ گویا قرآن کریم کے مطابق انسان کی پیدائش کی غرض صرف عبادت الٰہی ہے۔

دینی اصطلاح کے لحاظ سے لفظ عبادت، وسیع مفہوم رکھتا ہے۔

لغت کے لحاظ سے عبادت کے معنی تابع بن کر اعلیٰ ہستی کے ساتھ ساتھ چلنے، اس سے تعلق کے اظہار میں سرگرمی دکھانے، اس کا نمونہ بن جانے، اس کی اطاعت میں اپنے وجود کو لگا دینے، اس کی مہربانیوں کے گن گانے اور اس کے احسانوں کا شکریہ ادا کرنے کے ہیں۔ عبادت کے ایک اور معنے کسی کا بن جانے، اس کے سامنے بچھ جانے، اس میں فنا ہو جانے، اس کے حضور تذلل اختیار کرنے اور اس کا کہا ماننے کے ہیں۔ پس عبادت کرنے کا اصل مطلب اور مقصد خداتعالیٰ کی اطاعت کرنا اور اس کی رضا حاصل کرنا ہے۔ یعنی جو بھی کام یا بات یا عمل اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر کیا جائے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا جائے وہ عین عبادت ہے۔

چونکہ دین میں رہبانیت نہیں ہے۔ اس لئے دنیا کے اندر رہ کر انسان جو اپنی اہلی، ملی اور قومی ذمہ داریاں اٹھاتا اور نبھاتا ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رضا کے مطابق ہوں تو عبادت الٰہی کا حصہ قرار پاتی ہیں۔ یہیں سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی اپنی اپنی جگہ پر اہمیت واضح ہوتی ہے۔ یہ دونوں قسم کے حقوق ادا کرنا ہر صاحب ایمان کے لئے لازم ہیں اور ان دونوں کی لازمی شرط اور اساس اخلاص اور اتقا ہے۔ یعنی ہمارا ہر عمل خواہ وہ حقوق اللہ کی ذیل میں آتا ہو یا حقوق العباد سے اس کا تعلق ہو اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص پر مبنی ہونا چاہئے تقویٰ اور رضائے الٰہی اس کی نیت اور مقصود ہونا چاہئے۔ ہر قسم کے ریا اور ذاتی حرص اور من مانی سے ہمارا ہر عمل پاک ہونا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعمال نیتوں کے ساتھ ہوتے ہیں اور ہر شخص اپنی نیت کے مطابق بدلہ پاتا ہے۔

(بخاری کتاب بدءالوحی باب کیف کان بدءالوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اس حدیث کی تشریح میں تحریر فرماتے ہیں "سچا عمل وہی ہے جس کے ساتھ سچی نیت شامل ہو۔ پاک نیت سے انسان اپنے بظاہر دنیوی اعمال کو بھی اعلیٰ درجہ کے دینی اعمال بنا سکتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک خاوند اس نیت سے اپنی بیوی کے منہ میں ایک لقمہ ڈالتا ہے کہ میرے خدا کا یہ منشا ہے کہ میں اپنی بیوی کا خرچ مہیا کروں اور اس کے آرام کا خیال رکھوں تو اس کا یہ فعل بھی خدا کے حضور ایک نیکی شمار ہوگا۔ مگر افسوس ہے کہ دنیا میں لاکھوں انسان صرف اس لئے نماز پڑھتے ہیں کہ انہیں بچپن سے نماز پڑھنے کی عادت پڑ چکی ہے اور لاکھوں انسان صرف اس لئے روزہ رکھتے ہیں کہ ان کے اردگرد کے لوگ روزہ دار ہوتے ہیں اور لاکھوں انسان صرف اس لئے حج کرتے ہیں تا لوگوں میں ان کا نام حاجی مشہور ہو اور وہ نیک سمجھے جائیں اور ان کے کاروبار میں ترقی ہو۔ ہمارے آقا (فداہ نفسی) کی یہ حدیث ایسے تمام اعمال کو باطل قرار دیتی ہے اور ایک باطل عمل خواہ ظاہر میں کتنا ہی نیک نظر آئے خدا کے حضور کوئی اجر نہیں پا سکتا"

(چالیس جواہر پارے ص33،32)

چونکہ دین میں مقبول عمل کے لئے اخلاص اور حسن نیت بنیادی چیزیں ہیں اس لئے ان کی اہمیت واضح کرنے اور ریا و نمود سے بچنے کے لئے ایک اور حدیث پیش کی جاتی ہے:

حدیث شریف میں آتا ہے کہ قیامت کے دن تین اشخاص اللہ کے حضور پیش ہونگے۔ ایک شہید، ایک عالم اور ایک مالدار و فیاض شخص۔ اللہ تعالیٰ پہلے شخص سے دریافت فرمائے گا کہ اس نے دنیا میں کیا عمل کیا تو وہ شخص کہے گا کہ یا اللہ میں نے اپنی جان تک تیری راہ میں قربان کر دی اور لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ سب کچھ تم نے صرف اس لئے کیا تھا کہ لوگ تمہیں بڑا بہادر اور جانباز خیال کریں سو دنیا میں تمہاری ناموری ہو چکی اب تم دوزخ کی طرف چلے جاؤ۔

دوسرا شخص عرض کرے گا یا الٰہی میں نے خود بھی علم دین سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور تیرے دین کو خوب پھیلایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے یہ کام محض اس نیت سے کیا تھا کہ لوگ تمہیں عالم اور فاضل کہیں اور تمہاری باتیں سن کر تمہیں داد دیں اور تمہاری تعریف کریں۔ یہ عمل میرے لئے نہیں کیا گیا تھا اس لئے اب تم دوزخ کی طرف چلے جاؤ۔

تیسرا شخص عرض کرے گا الٰہی میں نے تیرے دیئے ہوئے مال کو بہترین طریقہ سے خرچ کیا۔ تیری راہ میں بھی بہت مال دیا اور تیری مخلوق کی بھی بہت خدمت کی۔ میں نے رفاہ عامہ کے بڑے بڑے کام کئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ سب کام تم نے نام و نمود کے لئے کئے تھے تا کہ تم لوگوں میں بڑے سخی اور خدمتگار سمجھے جاؤ سو یہ ہو چکا۔ اب تم دوزخ کی طرف چلے جاؤ۔

پس ہر مقبول اور سچے قول و فعل کی اصل بنیاد اخلاص و اتقا ہے اور ایک مومن کو ہمیشہ ریا و نمود سے بچتے ہوئے فقط رضائے الٰہی اور اطاعت خداوندی کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اس کے کام ہرگز نہیں آ سکتا جب تک کہ خدا کو اس نے مقدم نہیں رکھا ہوا۔ ہر بات اور فعل میں اللہ تعالیٰ کو نصب العین بنانا چاہئے ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہ ٹھہرے گا۔ دنیا کا ایک بت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کر کے دیکھے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ طرح طرح کی نمائش اس نے دنیا کے لئے بنا رکھی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے"

(ملفوظات جلد ہفتم ص286)

نیز فرماتے ہیں:-

"انسان کے دل میں خداتعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ قابل قدر شئے ہو جائے گا.......... سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجا لاتا ہے مگر دل کا خدا کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آوے گی۔ اس لئے دل کا رجوع تام اس کی طرف ہونا ضروری ہے"۔ (ملفوظات جلد ہفتم ص289)

ظاہر دار حاجی کا قصہ

ایک ظاہر دار اور دنیا دار حاجی تھا۔ جس نے بڑی محنت اور صعوبت اٹھا کر تین بار حج کیا۔ چونکہ وہ ظاہر دار تھا اس لئے اس نے اپنی بزرگی اور عبادت کا چرچا کرنے کے لئے ایک متقی بزرگ کو دعوت پر بلایا۔ جب کھانا شروع ہوا تو اس ظاہر دار حاجی نے اپنے خادم کو آواز دے کر کہا کہ کوئی چیز اس طشت میں بھی تو ڈال کر لاؤ جو میں پہلے حج کے موقع پر لے کر آیا تھا۔ وہ بزرگ چپ رہے تو تھوڑی دیر بعد اس حاجی نے خادم کو حکم دیا کہ وہ اس طشت میں بھی کچھ لے کر آئے جو وہ دوسرے حج سے واپسی پر ساتھ لایا تھا اور تھوڑی دیر بعد پھر خادم کو حکم دیا کہ وہ اس طشت کو بھی پیش کرے جو وہ تیسرے حج کے بعد لایا تھا۔ اب اس بزرگ سے رہا نہ گیا تو انہوں نے ظاہر دار حاجی سے کہا کہ آپ نے ریاکاری کے تین چھوٹے چھوٹے جملوں سے اتنی بڑی عبادت یعنی تین حج کا ثواب ضائع کر دیا۔ الغرض ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

(درثمین)

سب سے بڑا وظیفہ نماز

پنجوقتہ نماز ہر مومن مرد اور عورت پر فرض ہے۔ خداتعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار اس اہم فریضہ کا حکم دیا ہے۔ مثال کے طور پر سورہ نور آیت 57 میں فرمایا: "اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوتیں دو اور اس رسولؐ کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے"

پھر سورۃ الماعون آیت 5 تا7 میں وضاحت فرمائی: "اور ان نمازیوں کے لئے بھی ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں (اور) جو صرف دکھاوے سے کام لیتے ہیں۔ پانچوں کی پانچوں نمازوں کی پابندی لازم ہے۔ نماز کے سلسلہ میں نہ کوئی غفلت ہونی چاہئے اور نہ نمود و تشہیر۔ جیسا کہ سب کو معلوم ہے دین کی بنیاد پانچ ارکان پر ہے۔ ان پانچوں ارکان میں سے جو رکن اور فرض تسلسل کے ساتھ اور روزانہ باقاعدگی کے ساتھ ہمارے ذمہ ہے وہ ہے نماز اور نماز بھی باجماعت۔ اس لئے کہ قرآن کریم کا بار بار یہ حکم ہے اقیموا الصلوٰۃ کہ نماز قائم کرو یعنی جماعت کے ساتھ ادا کرو۔ نماز سے اللہ تعالیٰ کے حضور باقاعدہ حاضری اور رب قدوس سے ملاقات کا موقع پیدا ہوتا ہے۔ نماز انسان کے اخلاق اور خیالات کو سنوارتی ہے۔ حضرت مسیح موعود کی تحریرات اور ارشادات سے ان باتوں کی خوب وضاحت ہوتی ہے۔ ایک جگہ حضرت اقدس فرماتے ہیں: "نماز ہر ایک مومن پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمیں نماز معاف فرما دی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم ص254،253)

پھر فرمایا: "نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے۔ استغفار ہے اور درود شریف تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر قسم کے غم و ہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔" (ملفوظات جلد پنجم ص433،432)

احادیث میں نماز کی تاکید

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

''نماز دین کا ستون ہے جس نے اس کو چھوڑ دیا اس نے اپنا دین کھو دیا۔ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ دنیا میں افضل ترین عمل کیا ہے تو جواب دیا کہ وقت پر نماز ادا کرنا۔

(مسلم کتاب الایمان باب کون الایمان باللہ افضل الاعمال)

یہ بھی ارشاد ہوا کہ ''نماز جنت کی کنجی ہے''

(کیمیائے سعادت، باب الصلوٰۃ ص164)

حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے متعلق ہی باز پرس کی جائے گی''۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ قیامت کے روز اگر نمازوں کا حساب درست نکلا تو آگے حساب دوسرے اعمال وغیرہ کا لیا جائے گا لیکن اگر شروع میں ہی نمازوں کے حساب میں ناکامی ہوئی تو ایسے شخص سے کہا جائے گا کہ تمہارے باقی اعمال کا حساب کیا لیا جائے تم تو پہلی منزل پر ہی فیل ہو گئے ہو۔

(ترمذی کتاب ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء ان اول مایحاسب بہ العبد یوم القیامۃ الصلوٰۃ)

حضرت مسیح موعود اور خلفاء کے ارشادات

(1) حضرت اقدس مسیح موعود ''کشتی نوح'' میں فرماتے ہیں: جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے''

(2) پھر فرمایا: ''نماز کیا چیز ہے؟ وہ دعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود شریف کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے.......... نماز آنے والی بلاؤں کا علاج ہے، تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کی قضاء وقدر تمہارے لئے لائے گا؟ پس قبل اس کے جو دن چڑھے تم اپنے مولا کی جناب میں تضرع کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے''۔ (کشتی نوح)

(3) حضرت اقدس شرائط بیعت میں سے شرط نمبر 3 کو اس طرح شروع فرماتے ہیں: ''یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا''

(4) ''ایمان کی جڑ بھی نماز ہے۔ بعض بیوقوف کہتے ہیں کہ خدا کو ہماری نمازوں کی کیا حاجت ہے۔ اے نادانو! خدا کو حاجت نہیں مگر تم کو تو حاجت ہے کہ خداتعالیٰ تمہاری طرف توجہ کرے۔ خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہو جاتے ہیں۔ نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے اور ذریعہ حصول قرب الٰہی ہے''۔ (ملفوظات جلد ہفتم ص378)

(5) حضرت مصلح موعود اپنی تقریر ''ذکر الٰہی'' میں فرماتے ہیں:-

''اب میں نماز کے متعلق بتاتا ہوں۔ یہ سب سے ضروری اور اہم ذکر ہے کیونکہ اس میں کبھی انسان کھڑا ہو کر ذکر کرتا ہے اور کبھی رکوع میں کبھی سجدہ میں، کبھی بیٹھ کر، پھر نماز میں قرآن کریم پڑھتا ہے اور اس کے علاوہ اوراذکار بھی کرتا ہے۔ پس نماز سب ذکروں کی جامع ہے''۔ (ذکر الٰہی ص23)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24 نومبر 1989ء کے ایک حصہ کا خلاصہ:-

''عبادت کے اعلیٰ معیار کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے جس میں سب سے پہلی چیز قیام صلوٰۃ ہے جس میں ابھی کئی قسم کے خلاء پائے جاتے ہیں۔ ہر فرد جماعت پانچ وقت نماز کا عادی ہو اور باترجمہ نماز اس کو آتی ہو اور سوچ سمجھ کر نماز ادا کرے''

(روزنامہ الفضل ربوہ سالانہ نمبر 1989ء ص10)

ایک اور خطبہ میں فرمایا:-

''یہ مضمون ایسا ہے کہ میں کبھی اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے تھک نہیں سکتا۔ میرے دل میں اس بارے میں درد اور غم کی ایسی آگ لگی ہوتی ہے کہ آپ میں سے بہت سے اس کا تصور نہیں کر سکتے ہرگز میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والا نہیں ہوں گا۔ جب تک اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے مجھے یہ چین نصیب نہ ہو جائے کہ جماعت نماز کے معاملے میں آج سے سینکڑوں گنا زیادہ بیدار ہو چکی ہے اور ہم اگلی صدی میں اس طرح خدا کے حضور سر جھکا کر داخل ہو رہے ہیں کہ ہم اور ہماری بیویاں، ہماری مائیں اور ہماری بیٹیاں اور رہماری بہنیں اور ہمارے بھائی۔ سارے بڑے اور سارے چھوٹے خداتعالیٰ کی عبادت کرتے اس کی عبادت کی روح کو سمجھتے ہوئے عاجزانہ طور پر آئندہ نسلوں کے انسانوں کے لئے دعائیں کرتے ہوئے اگلی صدی میں داخل ہو رہے ہیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اللہ کرے کہ ہمیں اس کی توفیق ملے۔ آمین''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22 جولائی 1988ء)

آنکھوں کی ٹھنڈک

نماز کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی شغف اور ذاتی سرور کا یہ عالم تھا کہ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے جُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِی فِي الصَّلٰوۃِ۔

(نسائی کتاب عشرۃ النساء باب حب النساء)

یعنی نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

سیرت اور تاریخ کی کتب کے مطابق حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال بروز پیر بعد ادائیگی صلوۃ الفجر بوقت چاشت ہوا تھا۔ چاشت کا وقت طلوع آفتاب کے بعد سورج کے کچھ بلند ہونے سے ظہر سے قبل تک رہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند آخری لمحات کس شوق اور آرزو میں گزرے۔

سالم بن عبیدؓ صحابی کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض الوفات میں بار بار غشی ہوتی تھی اور جب افاقہ ہوتا تو زبان سے یہ نکلتا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے یا نہیں اور نماز کا وقت ہو جانے کا حال معلوم ہونے پر چونکہ مسجد تک تشریف لے جانے کی طاقت نہ تھی اس لئے ارشاد عالی ہوتا کہ بلال سے کہو کہ نماز کی تیاری کریں اور صدیق اکبر نماز پڑھائیں''

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الرجل یاتم بالامام ویاتم الناس بالماموم)

''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے جس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری دیدار نصیب ہوا وہ وہ وقت تھا جب کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الوفات میں دوشنبہ کے روز صبح کی نماز کے وقت دولت کدہ کا پردہ اٹھایا کہ امتیوں کی نماز کا آخری معائنہ فرمالیں۔ اس وقت آپ کا چہرہ مبارک صفائی اور انوار اور چمک میں گویا مصحف شریف کا ایک پاک صاف ورق تھا۔ لوگ اس وقت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے.......... اور اسی دن (حضورؐ کا) وصال ہو گیا۔

(''شمائل ترمذی'' مترجم ص419 ناشر مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

یعنی حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری کام اپنی جماعت کے لئے کیا وہ صحابہؓ کی نماز کا معائنہ اور اس پر بے پناہ اظہار اطمینان و مسرت تھا جس کی وجہ سے آپ کا چہرہ مبارک چمک اٹھا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مسیح موعود کے سفر لاہور کے دوران آخری بیماری اور آخری لمحات کے متعلق رقمطراز ہیں: ''صبح کی نماز کا وقت ہوا تو اس وقت جب کہ خاکسار مؤلف بھی پاس کھڑا تھا نحیف آواز میں دریافت فرمایا ''کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟'' ایک خادم نے عرض کیا ہاں حضور ہو گیا ہے۔ اس پر آپ نے بستر کے ساتھ دونوں ہاتھ تیمم کے رنگ میں چھو کر لیٹے لیٹے ہی نماز کی نیت باندھی مگر اسی دوران بے ہوشی کی حالت ہو گئی۔ جب ذرا ہوش آیا تو پھر پوچھا: ''کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟'' عرض کیا گیا کہ ہاں حضور ہو گیا ہے۔ پھر دوبارہ نیت باندھی اور لیٹے لیٹے نماز ادا کی۔ اس کے بعد نیم بے ہوشی کی کیفیت طاری رہی۔ مگر جب بھی ہوش آتا وہی الفاظ ''اللہ، میرے پیارے اللہ'' سنائی دیتے تھے اور ضعف لحظہ بلحظہ بڑھتا جاتا تھا.......... آخر ساڑھے دس بجے کے قریب.......... آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اپنے ابدی آقا اور محبوب کی خدمت میں پہنچ گئی''۔ (''سلسلہ احمدیہ'' ص183,184)

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق حضرت چوہدری صاحب کے داماد اور امیر جماعت احمدیہ لاہور محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب تحریر کرتے ہیں:-

''اپنی ساری بیماری کے دوران جب تک اللہ تعالیٰ نے ہوش میں رکھا تمام کی تمام نمازیں باقاعدگی کے ساتھ بروقت باجماعت ادا کیں.......... علالت اور دوائی دونوں کبھی نماز کی ادائیگی میں حارج نہ ہو سکیں'' (ماہنامہ انصار اللہ نومبر دسمبر 1985ء ص143,142)

روزنامہ ''جنگ'' مورخہ 2 ستمبر 1985ء نے صفحہ اول پر حضرت چوہدری صاحب کی وفات کی خبر دیتے ہوئے ایک سرخی یہ بھی لگائی:

''انہیں جب بھی ہوش آیا انہوں نے نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا''

خوب طے تو نے کیا اپنا سفر سوئے معاد
زندہ باد و زندہ باد و زندہ باد و زندہ باد

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35922 میں علیم احمد طاہر ولد ڈاکٹر نعیم احمد طاہر قوم .... پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2003-8-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 80/ یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد علیم احمد طاہر ولد ڈاکٹر نعیم احمد طاہر جرمنی گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر نعیم احمد طاہر والد موصی گواہ شد نمبر 2 محمود احمد ولد فضل احمد جرمنی

مسل نمبر 35923 میں رضوان جاوید ولد طاہر جاوید قوم شیخ پیشہ تجارت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2003-9-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 یورو ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رضوان جاوید ولد طاہر جاوید جرمنی گواہ شد نمبر 1 عبد اللطیف ولد رحمت اللہ جرمنی گواہ شد نمبر 2 طاہر جاوید والد موصی

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وشادی

مورخہ 4 فروری 2004ء کو مکرمہ سیدہ قرۃ العین صاحبہ بنت مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم سید مسعود احمد صاحب منصور انسپکٹر مال ولد مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب معین الدین پور گجرات مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دفاتر مجلس انصاراللہ پاکستان کے لان میں پڑھا اور رخصتی عمل میں آئی۔ مورخہ 6 فروری 2004ء کو مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب نے بیٹے کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر مرزا نعیم احمد صاحب امیر ضلع گجرات نے دعا کروائی۔ دلہن مکرم سید غلام احمد شاہ صاحب سابق صدر جماعت گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ کی پوتی اور لڑکا مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب ریٹائرڈ قانونگو کا پوتا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ بے شمار برکات کا حامل بنائے اور مثمر بثمرات ہو۔ آمین

اعلان داخلہ

انٹرنیشنل سکول فار ایڈوانس سٹڈیز (SISSA) مندرجہ ذیل مضامین میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

Astrophysics, Mathematical Physics, Molecular Genetics, Neurosciences, Theory of Elementary Particles, Theory of Condensed Matter, Functional and Structural Genomics etc.

اس بارے میں مکمل معلومات ادارہ کی انٹرنیٹ سائٹ www.sissa.it سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

Third World آف اکیڈمی سائنسز تیسری دنیا سے آنے والے طلبہ کو مختلف مضامین میں ڈاکٹریٹ اور پوسٹ ڈاکٹریٹ لیول پر تحقیق کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ اور اس سلسلہ میں قابل طلبہ کو فیلوشپ اور وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔ اس بارے میں مکمل معلومات مندرجہ ذیل انٹرنیٹ ایڈریس سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ www.twas.org

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم اسامہ اظہر صاحب کارکن نظارت امور عامہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے والد مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ تین ماہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے ضعف کی کیفیت ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفایابی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم عمر حیات صاحب فیکٹری ایریا ربوہ لکھتے ہیں۔ مکرم اشار احمد صاحب ابن انوار احمد صاحب مرحوم فیکٹری ایریا ربوہ بوجہ اعصابی کمزوری دس سال سے بیمار اور معذور ہیں۔ احباب جماعت سے شفا کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم عابد حسین صاحب دارالعلوم وسطی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 23 جنوری 2004ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے بچے کا نام مرزا ذیشان احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچہ ٹھیکیدار محمد اسحاق صاحب دارالعلوم وسطی کا پوتا اور ٹھیکیدار محمد صدیق صاحب دارالرحمت شرقی کا نواسہ ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم بچے کو خادم دین، لمبی عمر والا اور والدین و خاندان کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم شاہد احمد قریشی صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بھتیجے مکرم لقمان احمد قریشی صاحب ابن مکرم ناصر احمد قریشی اوسلو ناروے میں مورخہ 31 جنوری 2004ء ایک سال بیمار رہنے کے بعد بعمر 24 سال وفات پا گئے۔ مرحوم جماعت احمدیہ اوسلو ناروے اور مجلس خدام الاحمدیہ کے مستعد کارکن تھے۔ ریڈیو ناروے میں جماعت احمدیہ کے پروگرامز کی اشاعت میں خاص طور پر نمایاں حصہ لیتے تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 5 فروری 2004ء بروز جمعرات مکرم امیر صاحب ناروے نے پڑھائی۔ اوسلو کے احمدیہ قبرستان میں ہی تدفین ہوئی۔ اس موقع پر نارویجن ٹیلی ویژن نے خاص طور پر ریکارڈنگ کی۔ مرحوم مکرم محمد افضل قریشی صاحب مرحوم واقف زندگی کے پوتے، مکرم محمد اکمل قریشی صاحب مرحوم کے نواسے اور مکرم آصف محمود قریشی صاحب افضل برادرز گولبازار ربوہ کے داماد تھے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ والدین اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے

سالانہ علمی وورزشی مقابلہ جات

واقفین نو ربوہ

شعبہ وقف نو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ربوہ بھر کے واقفین و واقفات نو کے سالانہ علمی و ورزشی مقابلہ جات مورخہ 25 اور 27 دسمبر 2003ء کو منعقد کئے گئے تھے۔ واقفات نو کے مقابلہ جات لجنہ ہال اور دفاتر لجنہ اماء اللہ کے احاطہ میں ہوئے اور واقفین نو کے مقابلہ جات کا باقاعدہ افتتاح 25 دسمبر کو مکرم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو نے جامعہ احمدیہ ربوہ کی گراؤنڈ میں کیا۔ ورزشی مقابلہ جات میں دوڑ 100 میٹر، لمبی چھلانگ، دوڑ تین ٹانگ، ریلے ریس اور رسہ کشی شامل تھے جبکہ علمی مقابلوں میں تلاوت، نظم، تقریر، دینی و عام معلومات اور نصاب کے مقابلے شامل تھے۔ تمام مقابلہ جات کے لئے دو معیار یعنی معیار کبیر اور معیار صغیر رکھے گئے تھے مجموعی طور پر ان میں ربوہ کے 1600 واقفین اور واقفات نو نے حصہ لیا۔ واقفات نو کی تقریب تقسیم انعامات مورخہ 9 فروری 2004ء کو منعقد ہوئی۔ اور واقفین نو کے درمیان انعامات تقسیم کرنے کے لئے خصوصی تقریب مورخہ 22 فروری 2004ء نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے احاطہ میں شام ساڑھے چار بجے منعقد کی گئی۔ جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم راجہ فاضل احمد صاحب سیکرٹری واقفین نو ربوہ نے رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے بتایا اس وقت ربوہ بھر میں ساڑھے چار ہزار سے زائد واقفین نو موجود ہیں۔ ربوہ کے 51 محلہ جات میں سیکرٹریان وقف نو موجود ہیں، ان محلہ جات کو 9 بلاکس میں تقسیم کیا گیا ہے انہوں نے ربوہ کے واقفین نو کی سالانہ کارکردگی پیش کی اور بتایا کہ ربوہ کے لینگوئج انسٹیٹیوٹ واقفین نو میں عربی، فرانسیسی، چینی، جرمن اور سپینش زبانیں سکھائی جاتی ہیں۔ اس رپورٹ کے بعد ایک بچے نے تحریک وقف نو کے موضوع پر خوبصورت تقریر کی۔ جس کے بعد بعض مختصر کھیلیں پیش کی گئیں۔ جن میں ریلے ریس، تلاش اشیاء، مٹکا توڑنا اور تائیکوانڈو کراٹے کے دلچسپ مظاہرے شامل تھے۔ محترم مہمان خصوصی نے پوزیشنز حاصل کرنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور اپنے اختتامی خطاب میں کہا کہ آج سے 17 سال پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تحریک وقف نو کی بنیاد رکھتے ہوئے فرمایا تھا کہ کثیر تعداد میں نئے ہونے والے احمدیوں کو سنبھالنے اور ان کی تربیت کے لئے بہت بڑی تعداد میں کام کرنے والوں کی ضرورت ہوگی اور وہی صحیح رنگ میں کام کر سکیں گے جنہوں نے وقف کیا ہوگا۔ اسی مقصد کے لئے حضور نے یہ تحریک پیش فرمائی۔ مہمان خصوصی نے بتایا کہ اب والدین کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو بتائیں کہ آپ نے جماعت کی خدمت کرنی ہے دعا کے بعد مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی اور تقریب کا اختتام ہوا۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد صدیق شمس صاحب امیر حلقہ بھابڑا ضلع سرگودھا لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بھائی حکیم سلطان احمد صاحب عاصم ہارٹ اٹیک کی وجہ سے مورخہ 3 جنوری 2004ء کو سرگودھا میں وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ مکرم احسن سعید صاحب مربی سلسلہ چک 46 شمالی نے پڑھائی۔ تدفین احمدیہ قبرستان چک 46 شمالی میں عمل آئی۔ قبر تیار ہونے پر مربی صاحب موصوف نے دعا کرائی۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور چار بیٹے ہیں۔ جن میں ایک بچی شادی شدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نکاح

مکرمہ سیدہ شمسہ محمود صاحبہ بنت مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب آف معین الدین گجرات کا نکاح ہمراہ مکرم سید افتخار احمد صاحب ولد سید مروت حسین شاہ صاحب آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم ظہیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ ٹنچ بھاٹہ راولپنڈی نے مورخہ 6 فروری 2004ء کو پڑھا اور رخصتی عمل میں آئی۔ مکرم مرزا نعیم احمد صاحب امیر ضلع گجرات نے دعا کروائی۔ لڑکی مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب (ر) قانونگو کی پوتی اور لڑکا مکرم سید عالم شاہ صاحب آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت کرے۔ آمین

گلف چپ بورڈ
جدید ترین پلانٹ پر تیار کردہ مضبوط ترین بورڈ
گلف ووڈ انڈسٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 9 مارچ 2004ء

12-05 a.m	عربی سروس
1-05 a.m	چلڈرنز کارنر
1-40 a.m	مجلس سوال وجواب
2-40 a.m	کوئز۔ روحانی خزائن
3-00 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
3-30 a.m	فرانسیسی سروس
3-55 a.m	زندہ لوگ
5-00 a.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
5-50 a.m	واقفین نو بچوں کا پروگرام
6-30 a.m	مجلس سوال وجواب
7-20 a.m	تقریر: مکرم محمد محمود طاہر صاحب
8-15 a.m	تعارف
9-10 a.m	لجنہ میگزین
9-50 a.m	ملاقات
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-55 p.m	پالتو جانور
1-25 p.m	لجنہ میگزین
2-05 p.m	سوال وجواب
3-20 p.m	انڈونیشین سروس
4-25 p.m	تقریر مکرم محمد محمود طاہر صاحب
5-00 p.m	تلاوت انصار سلطان القلم، خبریں
6-00 p.m	مجلس سوال وجواب
7-10 p.m	بنگلہ سروس
8-20 p.m	ملاقات اردو
9-25 p.m	فرانسیسی سروس
9-55 p.m	جرمن سروس
10-55 p.m	لقاء مع العرب

بدھ 10 مارچ 2004ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	تقریر، مکرم محمد محمود طاہر صاحب
1-45 a.m	مجلس سوال وجواب
2-55 a.m	تعارف
3-50 a.m	ملاقات
5-00 a.m	تلاوت درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	مجلس سوال وجواب
7-30 a.m	ہماری کائنات
8-10 a.m	تقریر جلسہ سالانہ
8-55 a.m	سیرت صحابہ رسولؐ
9-35 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
10-00 a.m	خطبہ جمعہ 25 مئی 1999ء
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	سواحیلی سروس
1-45 p.m	مجلس سوال وجواب
2-50 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-00 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 p.m	مجلس سوال وجواب
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	خطبہ جمعہ 25 مئی 1999ء
9-00 p.m	جرمن سروس
10-00 p.m	فرانسیسی سروس
11-00 p.m	لقاء مع العرب

بقیہ صفحہ 1

مکرمہ امتہ الحی صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک عطا محمد صاحب) آپ مورخہ 17 فروری 2004ء کو بصیر پور ضلع اوکاڑہ میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ نہایت نیک اور سلسلہ کا درد رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ آپ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مکرم راجہ منیر احمد صاحب (ڈی ایس پی اسلام آباد) مکرم راجہ منیر احمد صاحب کو برین ہیمبرج کی تکلیف ہوئی جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے اور 15 فروری 2004ء کو اسلام آباد میں انتقال کر گئے۔ مرحوم نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ نے پسماندگان میں 4 بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

مکرم عامر جاوید صاحب مکرم عامر جاوید صاحب پھیپھڑوں میں انفیکشن کی وجہ سے مورخہ 23 جنوری 2004ء کو 32 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ نے جرمنی میں شعبہ اشاعت اور کمپیوٹر ڈیپارٹمنٹ میں خدمت کی توفیق پائی۔

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب 8 مارچ 2004ء

طلوع فجر	5:04
طلوع آفتاب	6:26
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	6:13

اسامہ کی گرفتاری کیلئے آپریشن ناکام حکومت افغانستان نے دعویٰ کیا ہے کہ اسامہ بن لادن کو جنوبی وزیرستان میں پاک فوج کے حالیہ آپریشن کے دوران گرفتار کرنے کی کوشش ناکام ہوگئی ہے۔

بیروزگاروں کی تعداد ایک بین الاقوامی تنظیم کی رپورٹ کے مطابق دنیا میں 2003ء میں بیروزگاروں کی تعداد 18 کروڑ 50 لاکھ ہوگئی۔ جو گزشتہ سال کے مقابلے میں معمولی اضافہ ہے۔

مغرب اور اسلام میں تقسیم کا باعث برطانوی وزیر خارجہ جیک سٹرا نے کہا ہے کہ پاک فوج وزیرستان میں موثر کارروائیاں کر رہی ہے۔ دہشت گردی مغرب اور اسلام میں تقسیم کا باعث بنی۔ اس مسئلے کو جلد حل کر لینا چاہئے۔ پشاور یونیورسٹی میں لیکچر دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسلام امن پسند مذہب ہے یہ تاثر درست نہیں کہ مغربی ممالک اپنی سیکورٹی کیلئے مسلمانوں کو نشانہ بناتے ہیں۔ میرے علاقہ بلیک برن میں 25 ہزار مسلمان اور 25 مساجد ہیں اور 8 لاکھ پاکستانی اس وقت برطانیہ میں مقیم ہیں۔ یہ ایک مستحکم شراکت کی علامت ہے۔

تریاق معدہ
ہاضمے کا لذیذ چورن
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے۔ ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

خالص سونے کے زیورات
قمر جیولرز
گول بازار ربوہ
دکان: 04524-213580
گھر: 04524-214489
موبائل: 0303-6743501
میاں قمر احمد

سی پی ایل نمبر 29

الفضل روم کولر اینڈ گیزرز
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
● پرانے کولر اور گیزر ریپیر اور تبدیل کئے جاتے ہیں۔
● سپیشل آفر پرانا گیزر 1500 روپے میں ایڈجسٹ کروائیں ● آف سیزن ڈسکاؤنٹ 500 روپے
● نیز بھاری گیج کے گیزر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ٹیلی فون پر آرڈر بک کروائیں ہمارا نمائندہ آپ کے دروازے پر۔ ٹرانسپورٹ فری۔ ● بعد از فروخت کسی بھی خرابی پر فون کریں شکایت دور
● کولر کا سیزن شروع ہونے سے قبل Less ریٹ پر ایڈوانس بکنگ کا فائدہ اٹھائیں۔
فیکٹری الفضل روم کولر اینڈ گیزرز 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 5156244-5114822-5118096

الفردوس گارمنٹس
شرٹس۔ ڈریس شرٹ۔ ڈریس پینٹ جینز اور مکمل بچگانہ ورائٹی
پروپرائیٹر: حامد علی خان
85۔ نیو انارکلی۔ لاہور فون: 7324448

اتحاد برنر فیکٹری اینڈ اتحاد لائٹ ہاؤس
SUPER SIZE سپر سائز
SPECIAL QUALITY سپیشل کوالٹی
T.M
اتحاد لائٹ ہاؤس
جیا موسیٰ بس سٹاپ شیخوپورہ روڈ لاہور فون: 7921469
اتحاد برنر فیکٹری
حق باھو روڈ گلشن سٹریٹ شاہدرہ ٹاؤن لاہور فون: 7932237

اب آئس کریم کے ساتھ ساتھ
چکن شامی، بیف شامی چکن برگر بیف برگر
توانائی سے بھرپور ٹھنڈا دودھ
ذائقے اور معیار پر ہمیشہ سے حاوی
ملتان آئس کریم اینڈ کباب شاپ
گولبازار ربوہ۔ فون: 213214